



نیوز دیا یز

سفارت خانہ ریاستہائے متحدہ امریکہ، اسلام آباد، پاکستان

رابطہ: کورٹنی بیبل
قائم مقام ترجمان
فون: 0300-501-2640

16 فروری 2011ء
برائے فوری اجراء
036/2011

سینیٹر کیری کا پاکستان سے وطن روانگی کے موقع پر بیان

چکالہ ایئر بیس راولپنڈی، پاکستان

16 فروری 2011ء، پاکستانی وقت کے مطابق تقریباً شب 8 بجے

سینیٹر کیری: انتظار کرنے پر آپ سب کا بہت شکریہ۔ میں تاخیر پر اور ایک انہائی مصروف شیدول پر معدورت خواہ ہوں۔ مجھے ایک بار پھر کہنے دیں جیسا کہ میں نے کل لاہور پہنچنے پر کہا تھا، کہ آج یہاں موجود ہونا، خاص طور پر پاس دن جب یہاں بہت سے لوگ رسول پاک کا یوم ولادت منار ہے ہیں، میرے لئے ایک بڑے اعزاز کی بات ہے۔

آج جن لوگوں سے میں یہاں ملا ہوں اُن کے ساتھ اس تہوار کے بارے میں گفتگو کرنا میرے لئے ایک اعزاز کی بات تھی، جو اسے منانے میں مصروف تھے۔ نیز میں اُن تمام حکومتی راہنماؤں کا مشکور ہوں جنہوں نے آج کے دن مجھے ملنے اور اور امریکہ اور پاکستان کے درمیان تعلقات جیسے اہم موضوع پر بات چیت کرنے کیلئے وقت نکالا۔

یہ تعلقات ایک ایسی چیز ہیں جن کی مجھے بہت فکر ہے۔ مجھے بارہ یہاں آنے کا اعزاز حاصل رہا ہے۔ یہ میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ محترمہ بینظیر بھٹو پاکستان واپس آنے سے صرف ایک ہفتہ پہلے میرے دفتر تشریف لائی تھیں۔ ہم نے اُن سے اُن کے آئندہ کے منصوبوں، امیدوں اور پاکستانی قوم کی توقعات پر بات کی تھی۔ پاکستان کے لوگ ایک طویل عرصہ سے طرح طرح کے مسائل سے نبرد آ رہا ہے۔ یہ مسائل جنگ کی صورت میں بھی پیش آتے رہے ہیں اور روزمرہ زندگی کی ضروریات پوری کرنے کی صورت میں، یا بچوں کی پرورش اور دیکھ بھال کی صورت میں تاکہ وہ تعلیم حاصل کر سکیں اور امن و سکون کی زندگی گزار سکیں۔

مجھے اس بات پر فخر ہے کہ امریکہ اس تمام عرصے میں پاکستان کے لوگوں کی مدد کرنے کے اقدامات میں شامل رہا ہے، اگرچہ یہ مدد بسا اوقات تسلیم نہیں گئی یا اس کی نشاندہی نہیں کی جاسکی۔ چند سال پہلے بھی مجھے یہاں آنے کا موقع ملا، اسی ایئر پورٹ پر۔ میرے ساتھ ایڈیٹر مل لیفور بھی تھے۔ یہ اُس وقت کی بات ہے

جب ہم متاثرین زرلہ کی امداد میں مصروف تھے۔ مجھے ہیلی کا پتھر کے ذریعے علاقے پر پرواز کا موقع ملا تھا۔ پھراؤں کے اوپر پرواز کرتے ہوئے میں نے ایسے پچ دیکھے جو زندگی میں پہلی مرتبہ اسکول جارہے تھے۔ میں پاکستان کے اپنے سفر کو بہت اہم سمجھتا ہوں اور بہت سے دوسرے امریکی بھی اسے بہت اہم سمجھتے ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ محض حکومت کے ساتھ یا کسی بڑے لیدر کے ساتھ روابط بڑھانے کی بجائے عوام کے ساتھ رابطہ بڑھانے جائیں۔ پاکستان کے عوام اور امریکہ کے عوام کے درمیان۔

یہی سوچ آج مجھے یہاں لائی ہے۔ میں ایک ایسے وقت یہاں آیا ہوں، جب دونوں ملک اپنے تعلقات کیلئے ایک نئے چیخنگ کا سامنا کر رہے ہیں۔ یہ چیخنگ لاہور میں پیش آنے والے واقعہ کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ یہ ایک انتہائی المناک واقعہ ہے۔ صدر را بامہ اور روز یہ خارجہ کلنٹن نے مجھے ذاتی طور پر کہا ہے کہ میں اس واقعے میں انسانی جانوں کے ضیاع پر پاکستان کے عوام کے ساتھ امریکہ کی طرف سے دلی تعزیت کا انہصار کروں۔

ہم اُن تمام خاندانوں کا ڈکھ اور غم و درد محسوس کرتے ہیں جنہوں نے اپنے پیاروں کو کھو دیا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ یہم کیسا ہوتا ہے۔ اور امریکہ اس کے علاوہ کچھ نہیں چاہتا کہ پاکستانیوں کی زندگیوں اور ہمارے تعلقات میں اس طرح کے واقعات ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائیں۔

میں نے آپ کی حکومت میں تمام طبوں پر جو ملقاتیں کی ہیں اُن سے مجھے حوصلہ ملا ہے۔ ہم نے مستقبل کے بارے میں بات چیت کی، ہم نے آپ کے وزیر خزانہ سے معاشی موقعاً کے متعلق گفتگو کی اور ہم نے روزگار کے مزید مواقع، توانائی اور پانی کی اضافی ضروریات پر بات چیت کی۔

ہم نے باہمی تعلقات کو مضبوط بنانے کی بات کی۔ اور میں نے جس کسی سے بھی گفتگو کی، اسے اس بات پر رضامند پایا کہ لاہور کے واقعے کو چیچپے چھوڑ کر لیکن اُسے نظر انداز کئے بغیر مل کر کام کیا جائے۔ اور ہم اسے بامعنی بناتے ہوئے اس بات سے سبق حاصل کریں کہ وہاں کیا ہوا تھا۔

اس کیلئے ہر ایک کے تعاون کی ضرورت ہے۔ کوئی قوت اسے تنہا حل نہیں کر سکتی۔ کوئی بھی فرد واحد اسے تنہا حل نہیں کر سکتا۔ اور مجھے امید ہے کہ ہم اپنے تعلقات کی مضبوطی، مستقبل کے موقعاً اور ماضی سے سبق حاصل کرنے پر تو جر کو زکھیں گے لیکن آگے بڑھتے ہوئے اسے اپنے تعلقات کو مزید مضطوط بنانے کیلئے استعمال کریں گے۔

لہذا میں اُن تمام راہنماؤں کا مشکور ہوں جنہوں نے اس خاص موقع پر میرے ساتھ ملاقات کی۔ میں پر امید ہوں کہ آئندہ چند دن کے اندر ہم اس درپیش مسئلے کو متفق طور پر حل کرنے کے راستے تلاش کر لیں گے۔

سب سے اہم بات یہ کہ جس کسی سے بھی میری ملاقات ہوئی اس نے اس بات سے اتفاق کیا کہ ہمیں ان تعلقات کو مضبوط رکھنے کی ضرورت ہے اور اس کو عملی جامد پہنانے کیلئے ہم سب کو مل کر کام کرنا ہو گا۔

یہاں سے واپس پر صدر اور سیکرٹری کلنٹن اور دیگر سے ملاقات کے بعد ہم یہ طے کریں گے کہ ہم یہاں سے کس طرح آگے بڑھیں۔ اس بہت عمدہ دورے کیلئے آپ سب کا بہت بہت شکر یہ۔

####